ترسیل زر اور انتظامی امور کے متعلق خط و کتابت بنام منیجر الفضل ہو

ٹیلیفون نمبر ۹۱ — رجسٹرڈ نمبر ایل ۸۳۵

اَلْفَضْلُ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَاءُ — عَسٰٓى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل قادیان

ایڈیٹر غلام نبی — یوم سہ شنبہ

جلد ۳۰	۲۸ ماہ شہادت ۱۳۲۱ ہش	۱۱ ماہ ربیع الثانی سنہ ۱۳۶۱ھ	۲۸ اپریل سنہ ۱۹۴۲ء	نمبر ۹۶

مدینۃ المسیح

قادیان ۲۶ ماہ شہادت۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کے متعلق ½۹ بجے شب کی ڈاکٹری رپورٹ مظہر ہے۔ کہ حضور کی طبیعت اللہ تعالےٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ۔

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت اللہ تعالےٰ کے فضل سے اچھی ہے۔

قریشی محمد نذیر صاحب اور گیانی عباد اللہ صاحب تبلیغی اغراض کے لئے امرتسر بھیجے گئے۔

آج بعد نماز عصر میاں روشن دین صاحب زرگر متوطن پنڈی چری کی لڑکی کا رخصتانہ ہوا۔ اس تقریب میں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ نے بھی شرکت فرمائی اور دعا کی۔ بعض اور اصحاب بھی موجود تھے۔

افسوس چودھری مظفر الدین صاحب بی اے مبلغ بنگال کا بچہ بعمر ۶ ماہ فوت ہو گیا۔ احباب دعائے نعم البدل کریں۔

روزنامہ الفضل قادیان — ۱۱ ماہ ربیع الثانی ۱۳۶۱ھ

مسلمانانِ کشمیر کے سوچنے اور عمل کرنے کی باتیں

کُجا وُہ وقت جب آل انڈیا کشمیر کمیٹی کی سرگرم اور پُر اثر جد و جہد کے نتیجہ میں مسلمانانِ کشمیر کے سیاسی اور ملکی حقوق کی تعیین کے لئے ایک کمیشن مقرر کیا گیا تھا اور گو اس کمیشن نے پوری طرح حق رسی نہ کی تھی۔ تاہم جو کچھ کیا۔ وُہ پہلے کی نسبت بہت کچھ تھا۔ اور توقع تھی۔ کہ جُوں جُوں مسلمانانِ کشمیر میں بیداری پیدا ہوتی جائے گی۔ وُہ زیادہ سے زیادہ حقوق حاصل کرتے جائیں گے۔ کیونکہ کشمیر کمیٹی نے اس کے لئے بنیاد قائم کر دی تھی۔ اور حکومت کشمیر صاف اور واضح الفاظ میں وعدے کر رہی تھی۔ کہ گلانسی کمیشن کی سفارشات کو احتیاط کے ساتھ عمل میں لایا جائے گا مگر کُجا موجودہ حالت جس کا کسی قدر نقشہ چودھری غلام عباس خان صاحب آل جموں و کشمیر مسلم کانفرنس نے اپنے خطبہ صدارت میں بالفاظ ذیل کھینچا ہے

”مسلمانانِ ریاست کی سیاسی تاریخ میں وُہ دن نہایت ہی منحوس تھا جس دن کہ مسلم کانفرنس کی مجلس عاملہ نے گم گشتہ راہ ہو کر نیشنل کانفرنس کی طرح ڈالی۔ اس عاقبت نا اندیشانہ اور عاجلانہ اقدام سے مسلمانوں کے خلاف جو خوفناک نتائج پیدا ہوئے۔ ان کی حیات ملی۔ قومی شیرازہ بندی۔ اور ان کے وقار کو جو ناقابل تلافی صدمہ پہونچا۔ اور حکومت کشمیر نے جو شروع ہی سے موقعہ کی تاک میں تھی۔ مسلمانوں کے ساتھ ہر شعبۂ زندگی میں جس غیر منصفانہ اور سنگدلانہ طرزِ عمل کا ثبوت دیا۔ یہ ایسی چیزیں ہیں۔ جو منت کش اظہار نہیں۔ اس ضمن میں اسی پر بس کرتا ہُوں۔ کہ مسلمانوں کی سیاسی جد و جہد نوجوانوں اور غازیوں کی قربانیاں شہیدوں کا خون۔ عورتوں کے سہاگ کی تباہی۔ ننھے اور معصوم بچوں کی یتیمی۔ اور مظلوموں کی آہیں صرف مسلمانوں کے چند سیاسی رہنماؤں کی ایک جنبش لب سے بے اثر ہو کر رہ گئیں“۔

ایسا کیوں ہوا۔ صدر کانفرنس نے مختصر مگر واضح الفاظ میں آل انڈیا کشمیر کمیٹی کے جد و جہد کرنے کے زمانہ کا ذکر یوں کرتے ہوئے کہ ”جب مسلمانوں نے اپنے سیاسی جمود کے تاریک دَور کو ختم کیا۔ اور عملی جد و جہد کو بروئے کار لائے۔ تو ان کی وُہ کونسی بات تھی جس کے سامنے حکومت کشمیر نے سرِ تسلیم خم نہ کیا“ لکھا ہے:-

”اب مسلمانوں کا بگڑا ہوا نقشہ اور اڑا ہوا خاکہ جو آپ دیکھ رہے ہیں۔ وُہ حکومت کی طاقت پر نہیں۔ بلکہ اپنی بے جا دگی پر۔ اور اپنی پریشانی تنظیم پر ہی محمول کیا جا سکتا ہے“

یقیناً یہ صورت اس وقت پیدا ہوئی جب آل انڈیا کشمیر کمیٹی کے خلاف آواز اٹھائی تو علم بغاوت بلند کرنے والے چند دنوں کے بعد گوشۂ گمنامی میں روپوش ہو گئے۔ لیکن اس کا خمیازہ مسلمانانِ کشمیر کو بھگتنا پڑا۔ اور کئی قسم کی قربانیاں جو انہوں نے کی تھیں رائگاں گئیں۔

ریاست کشمیر میں مسلمانوں کی آبادی ۸۰ فی صدی ہے۔ لیکن حالت یہ ہے۔ کہ وزیر اعظم ہندو ہے۔ سوائے ایک منسٹر کے تمام کابینہ وزارت ہندوؤں پر مشتمل ہے۔ تمام سرکاری ادارے ہندوؤں سے بھرے ہوئے ہیں۔

ان حالات میں کس طرح ممکن ہے۔ کہ مسلمان نہ صرف ان پابندیوں سے آزادی حاصل کر سکیں جن میں ایک لمبے زمانہ سے وُہ جکڑے ہوئے ہیں۔ بلکہ آئندہ بھی غیر منصفانہ قوانین کا نشانہ بننے سے بچ سکیں۔ یہی وجہ ہے۔ کہ تبدیلیٔ مذہب اور گاؤکشی کے متعلق جو قوانین ریاست میں رائج ہیں۔ اور جو معقولیت سے بالکل عاری ہیں۔ ان کی ابھی تک کچھ بھی اصلاح نہیں کی گئی۔ بلکہ مسلمانوں پر مزید پابندیاں عائد کی جا رہی ہیں۔ اس سلسلہ میں نہایت افسوسناک مثال آرمز ایکٹ اسلحہ کی ہے۔ اس میں یہ جانبدارانہ تمیز قائم کر دی گئی ہے۔ کہ راجپوت اور پھر راجپوت بھی ہندو راجپوت اس سے مستثنےٰ ہوں گے۔ لیکن ان مظلوم زمینداروں کو جو جنگلات۔ اور پہاڑی علاقوں کے قرب کی وجہ سے جنگلی جانوروں، اور درندوں کے ہاتھوں اپنی فصلوں کا نقصان ہی برداشت نہیں کرتے۔ بلکہ ان کی اور ان کے بیوی بچوں کی جانیں بھی ضائع ہوتی رہتی ہیں۔ اس لئے مستثنےٰ نہیں رکھا گیا۔ کہ وُہ مسلمان ہیں۔

صدر کانفرنس نے مختصر مگر زوردار الفاظ میں اس قسم کے سلوک کی کئی ایک مثالیں پیش کی ہیں۔ تبدیلیٔ مذہب میں جو رکاوٹ ڈالی جاتی ہے۔ اور وُہ بھی صرف مسلمان ہونے والوں کے لئے۔ اگر کوئی مسلمان کہلانے والا آریہ یا عیسائی ہو جائے۔ تو اس کے لئے کوئی روک نہیں۔ یا کوئی ہندو عیسائی ہو جائے۔ تو بھی اسے کوئی مشکل پیش نہیں آتی۔ وُہ یہ ہے۔ کہ اس کی جائداد ضبط کر لی جاتی ہے۔ اس کے خلاف دلائل دیئے گئے۔ اور استدعا کی گئی۔ کہ آزادی کے موجودہ زمانہ میں زمانۂ جاہلیت کی اس یادگار کو دُور کر دیا جائے۔ مگر ابھی تک کوئی نتیجہ نہیں نکلا۔

یہ اور دوسری جس قدر باتیں بھی پیش کی گئی ہیں۔ ان سے حکومت کشمیر سے زیادہ کون واقف ہو سکتا ہے۔ اور یہ بھی ظاہر ہے۔ کہ حکومت کو صرف سُنا دینا کوئی نتیجہ نہیں پیدا کر سکتا۔ دراصل یہ باتیں مسلمانانِ ریاست کشمیر کے سُننے اور غور کرنے کی ہیں۔ وُہ اندازہ لگائیں۔ کہ ایک تھوڑے سے عرصہ میں اتحاد و اتفاق۔ انتظام اور اہتمام۔ نیز آل انڈیا کشمیر کمیٹی کی راہ نمائی میں انہوں نے کیا کچھ حاصل کیا تھا (باقی دیکھیں صد ۲ کالم ۳)

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

ہمارا بہشت ہمارا خدا ہے

"ہمارے خدا میں بے شمار عجائبات ہیں۔ مگر وہی دیکھتے ہیں جو صدق و وفا سے اس کے ہوگئے ہیں۔ وہ غیروں پر جو اس کی قدرتوں پر یقین نہیں رکھتے۔ اور اس کے صادق وفادار نہیں ہیں وہ عجائبات ظاہر نہیں کرتا۔ کیا بدبخت وہ انسان ہے جس کو اب تک یہ پتہ نہیں۔ کہ اس کا ایک خدا ہے جو ہر ایک چیز پر قادر ہے۔ ہمارا بہشت ہمارا خدا ہے۔ ہماری اعلےٰ لذات ہمارے خدا میں ہیں۔ کیونکہ ہم نے اس کو دیکھا اور ہر ایک خوبصورتی اس میں پائی۔ یہ دولت لینے کے لائق ہے اگرچہ جان دینے سے ملے۔ اور یہ لعل خریدنے کے لائق ہے۔ اگرچہ تمام وجود کھونے سے حاصل ہو۔ اے محرومو! اس چشمہ کی طرف دوڑو کہ وہ تمہیں سیراب کرے گا۔ یہ زندگی کا چشمہ ہے جو تمہیں بچا لے گا۔ میں کیا کروں اور کس طرح اس خوشخبری کو دلوں میں بٹھادوں۔ کس دف سے بازاروں میں منادی کروں کہ تمہارا یہ خدا ہے۔ تا لوگ سن لیں۔ اور کس دوا سے میں علاج کروں تا سننے کے لئے لوگوں کے کان کھلیں؟" (کشتی نوح)

مجلس خدام الاحمدیہ کے ماہانہ جلسہ کی روداد

ممکن ہے ہم سے جانی قربانی کا بھی جلد مطالبہ ہو

قادیان ۲۶ ماہ شہادت۔ کل بعد نماز عشاء مجلس خدام الاحمدیہ کا ماہانہ جلسہ مسجد دار الفضل میں منعقد ہوا۔ صدارت کے فرائض حضرت صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ نے سر انجام دیئے۔ تلاوت قرآن کریم کے بعد صدر محترم کے ارشاد پر تمام اراکین نے کھڑے ہوکر عہد نامہ دہرایا۔ بعد ازاں حضرت مفتی محمد صادق صاحب نے خدام سے خطاب کیا۔ آپ نے فرمایا حضرت امیر المومنین نے خدام الاحمدیہ قائم کرکے آنے والی نسلوں کو سنبھال لیا ہے۔ اور جماعت کے بچوں میں جو آوارگی پیدا ہوسکتی تھی اس کا انسداد کردیا ہے۔ آپ نے خدام کو نصیحت کی۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا پاک نمونہ سامنے رکھنا چاہیئے۔ اور خدمت خلق کا کام کرنا چاہیئے۔ آپ نے فرمایا کہ حضور اکثر مہمانوں کی خود تواضع فرمایا کرتے تھے۔ اپنے ہاتھ سے انہیں کھانا لاکر کھلاتے۔ اور اس طرح حضور اپنے خدام کو سبق دیتے۔ کہ جب میں امام اور مرشد ہوکر مخلوق خدا کی اتنی خدمت کرتا ہوں۔ تو تم کو اپنے بھائیوں کی کس قدر خدمت کرنی چاہیئے۔ آپ نے فرمایا حضور علیہ السلام کی طبیعت میں کسل بالکل نہ تھا۔ اور آپ ہر چھوٹے سے چھوٹا کام اپنے ہاتھ سے کرلیتے تھے۔ بسا اوقات جب بادل آتا تو حضور اپنے صحن کی چارپائیاں اٹھاکر اندر رکھ دیتے۔ حضرت مفتی صاحب نے اراکین مجلس خدام الاحمدیہ کو یہ بھی نصیحت فرمائی کہ انہیں محنت اور استقلال سے کام کرنا چاہیئے اور اپنے افسران کے احکام کی تعمیل کرنے کی عادت ڈالنی چاہیئے۔ اس کے بعد صدر محترم کی درخواست پر حضرت مفتی صاحب نے مولوی بشیر احمد صاحب سیالکوٹی محلہ دار الرحمت اور ماسٹر محمد الدین صاحب محلہ دار البرکات کو کتب "مسئلہ کفر و اسلام کی حقیقت" اور "لیکچر سیالکوٹ" کے امتحانات میں اول رہنے پر انعام دیئے۔ پھر چوہدری محمود احمد صاحب قائد مجلس خدام الاحمدیہ لاہور نے تقریر کی۔ جس میں بتایا بنی نوع انسان ایک جسم کی طرح ہیں۔ جس طرح ایک عضو کے تکلیف اٹھانے سے باقی اعضا دکھ محسوس کرتے ہیں۔ اسی طرح بنی نوع انسان کے کسی فرد کو اگر کوئی تکلیف پہونچے۔ تو ہم سب کو اس سے ہمدردی کرنی چاہیئے۔ اور اس کی تکلیف دور کرنے کی کوشش کرنی چاہیئے آپ نے خدمت خلق کے کام پر زور دیتے ہوئے کہا۔ ہم کو اپنے ذہنوں کو مفید تجاویز کے سوچنے۔ اور ہاتھوں کو رفاہ عام کے کاموں کے کرنے میں لگانا چاہیئے۔ اور بے کار نہیں رہنا چاہیئے۔ کیونکہ اس سے انسان کے قوےٰ کمزور ہوجاتے ہیں۔ ان کے بعد سید بہاول شاہ صاحب قائد مجلس خدام الاحمدیہ امرتسر نے تقریر کی۔ آپ نے کہا ہم کو حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کے منشا کے مطابق اپنے آپ کو ڈھالنا چاہیئے اور خدمت خلق کا کام کرنا چاہیئے۔ اس سے دوسرے لوگ بہت متاثر ہوتے ہیں۔ اور ان کی ہمدردی حاصل ہوتی ہے

اس کے بعد جناب سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب نے تقریر کی۔ آپ نے فرمایا خدام کو چاہیئے کہ اپنی نیتوں کو درست کرکے خدا سے خدمت دین کا عہد باندھیں۔ اور پھر دعاؤں میں لگ جائیں۔ اللہ تعالےٰ خود سامان پیدا کردے گا۔ اور ان کے راستہ کو صاف کردیگا۔ آخر میں صدر محترم نے تقریر فرمائی۔ آپ نے فرمایا ہمارے اسلاف نے جو حیرت انگیز کارہائے نمایاں کئے۔ ان کا ایک سبب ایمان بالآخرت ہے۔ کیونکہ آخرت پر ایمان لانا مومن کو بہادر بناتا ہے۔ اور اس سے انسان کے دل میں جرأت پیدا ہوتی ہے اگر آج ہم آخرت پر پورا ایمان پیدا کرلیں۔ تو ہمیں معلوم ہوگا۔ کہ موت کچھ چیز نہیں موت خدا تعالےٰ کی رضا حاصل کرنے کا نام ہے۔ مومن ایک لمحہ کے لئے بھی موت سے نہیں ڈرسکتا۔ آپ نے فرمایا حالات ایسے بدل رہے ہیں۔ کہ ممکن ہے ہم سے جانی قربانیو

(ب۱)

م کا مطالبہ بھی جلد ہو۔ اس لئے ہم کو آخرت پر پورا پورا یقین ہونا چاہیئے۔ اور اپنی زندگیوں کو ایسا بنانا چاہیئے۔ کہ کوئی انگلی نہ اٹھاسکے اور یہ نہ کہہ سکے۔ کہ یہ احمدی ہوکر برے کام کرتا ہے۔ اور مرنے کے بعد خدا تعالےٰ کہے کہ یہ ردی مال ہے۔ اسے میں قبول نہیں کرتا۔ آخر میں آپ نے اعلان فرمایا کہ مجلس خدام الاحمدیہ کے لئے دفتر اور کلب بنانے کے لئے مناسب زمین مل گئی ہے۔ اب عمارت تعمیر کرنی ہے۔ جس کے لئے روپے کی ضرورت ہے قادیان کی مجالس کو چاہیئے۔ کہ وہ پندرہ دن کے اندر اپنے حصہ کی رقم جمع کرکے مرکز میں بھجوادیں۔ عہد نامہ دہرانے اور دعا کرنے کے بعد جلسہ برخاست ہوا۔ (نامہ نگار)

احباب دعا فرمائیں

نیر صاحب کے گھر میں علالت طول پکڑ رہی ہے۔ بچی کی پیدائش بھی اپریشن سے ہوئی۔ جو خاطر خواہ طور پر کامیاب نہیں ہوا۔ اور پھر دوسرے اپریشن کی ضرورت پڑی۔ اب تک حالت تشویشناک ہے۔ احباب ان کے لئے دردِ دل سے دعا فرمائیں؛

(ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان)

بقیہ صفحہ اول

مگر اس کے خلاف عمل پیرا ہوکر نہ صرف اپنے سابقہ بندھنوں کو کس لیا۔ بلکہ مزید جکڑ بندیوں میں مبتلا ہوگئے۔ کاش وہ ہمدرد اور خود غرض میں امتیاز کرنا سیکھیں۔ کاش وہ رہنمائی کی قابلیت اور عدم قابلیت دیکھ سکیں اور زیادہ سے زیادہ اتحاد اور اتفاق پیدا کریں۔ تاکہ ان کی آواز میں وہی زور اور وہی قوت پیدا ہو۔ جس نے پہلے حکومت کشمیر کو ان کے مطالبات پورے کرنے پر آمادہ کیا تھا۔

اس موقعہ پر ہم حکومت کشمیر سے صرف اتنا کہتے ہیں کہ اسے سابقہ تجربہ سے فائدہ اٹھانا چاہیئے تھا۔ اور مسلمانوں کی بے نظمی کی وجہ سے اپنے آپ کو پہلی سطح پر نہیں لے آنا چاہیئے تھا۔ اب بھی وقت ہے۔ کہ حکومت مسلمانوں کو ان کے حقوق فراخ دلی سے دے۔ اور ان کے ساتھ مساویانہ سلوک کرے یہ زمانہ بہت نازک ہے۔ بڑی بڑی زبردست حکومتیں رعایا کی رضامندی اور خوشنودی حاصل کرنے کے لئے اپنے اندر غیر معمولی تبدیلی پیدا کررہی ہیں۔ حکومت کشمیر کو بھی سابقہ رویہ میں ضرور تبدیلی کرنی چاہیئے۔ اور صدر کانفرنس کے ان الفاظ کو وہی وقعت دینی چاہیئے۔ جن کے یہ مستحق ہیں۔ کہ "جو پابندیاں مسلمانان ریاست کی حیات ملی پر عائد کی گئی ہیں۔ اور جن گلوگیر قوانین سے انہیں سابقہ پڑ رہا ہے۔ ان کا

ذکر حبیب علیہ السلام

از حضرت صوفی نبی بخش صاحب مہاجر

(رسالہ صحیفہ تالیف وتصنیف قادیان)

(۱) ۱۸۸۳ء کا واقعہ ہے۔ جبکہ میں مشن سکول راولپنڈی میں پڑھتا تھا۔ اور اکثر اوقات فارغ ہونے پر منشی گیلانی بخش صاحب کے پاس (جو راولپنڈی میں کچہری کے محافظ دفتر تھے۔) جایا کرتا تھا۔ کہ ایک دفعہ منشی صاحب موصوف نے فرمایا میاں نبی بخش! تم مشن سکول میں پڑھتے ہو۔ وہاں اکثر پادری صاحبان اسلام کے خلاف تقریریں کرتے ہوں گے۔ ان کو سُنکر تم یہ نہ سمجھ لینا۔ کہ ان کا کوئی جواب نہیں۔ بلکہ یہ سمجھنا کہ ان کا مجھے کوئی جواب نہیں آتا۔ اور اس ضمن میں یہ بھی فرمایا کہ قادیان میں ایک مرزا صاحب ہیں۔ انہوں نے ایک کتاب "براہین احمدیہ" لکھی ہے اور دس ہزار روپیہ کا انعامی اشتہار بھی اس کے ساتھ شائع ہوا ہے۔ یہ سُنکر مجھے اس کتاب کے دیکھنے کی رغبت ہوئی۔

(۲) ایک دفعہ میں اپنے محلہ کی مسجد میں عصر کی نماز پڑھ کر بیٹھا تھا اور مولوی عبد الغنی صاحب مہتمم بندوبست راولپنڈی بھی اس مسجد میں نماز پڑھ کر بیٹھے تھے۔ حافظ محمد حسین صاحب جو ہماری مسجد کے امام تھے۔ اور عالم تھے۔ انہوں نے مولوی عبد الغنی صاحب سے کہا۔ کہ ایک مرزا صاحب ہیں۔ جنہوں نے "براہین احمدیہ" نامی کتاب لکھی ہے۔ اگر مل جائے تو میں اس کو ایک دفعہ پڑھ لوں۔ مولوی صاحب نے جواب دیا۔ کہ آپ کو اس کتاب سے کیا نسبت؟ حافظ صاحب نے کہا۔ کہ وہ کتاب اُردو میں ہے۔ ہم اس کو پڑھ سکتے ہیں۔ اس پر مولوی صاحب نے فرمایا۔ واہ حافظ صاحب! آپ نے کمال کیا۔ کیا وہ طوطا مینا کی کہانیاں ہیں۔ کہ آپ اس کو آسانی سے پڑھ سکیں گے وہ تو ہمارے جیسے دیوبند کے تعلیم یافتہ یا کالجوں کے ایم۔ اے پاس کے لئے بھی مشکل معلوم ہوتی ہے۔ اس گفتگو کو سُنکر حضور علیہ السلام کی طرف میری رغبت اور بھی بڑھ گئی۔

(۳) طالب علمی کے ایام میں میں نے ایک خواب دیکھا۔ جو ۲۷ دسمبر ۱۸۹۱ء کو پورا ہوا۔ وہ یہ کہ ایک پیر مرد نورانی صورت میرے سامنے آیا۔ اس کا حلیہ تمام وکمال میرے لوحِ دل پر نقش ہونے کے بعد وہ غائب ہو گیا۔ اور میں بیدار ہو گیا۔

(۴) جب میں ۱۸۸۶ء میں اوّل اوّل قادیان شریف آیا۔ تو اس وقت حضرت اقدس علیہ السلام نے مغرب کی نماز کے بعد بطور نصیحت مختصراً ایک تقریر فرمائی۔ جس کا لب لباب یہ تھا۔ کہ مسلمانوں کا دنیا سے غفلت کرنا ان کے زوال کا موجب ہوا ہے جب وہ دین کو مضبوط پکڑیں گے۔ تو پھر خدا تعالےٰ اُن کو وُہی عظمت۔ اور شان وشوکت اور جلال اور حکومت عطا فرمائے گا۔ جو ان کو پہلے دی گئی تھی۔ اس تقریر کے بعد حضور اندر تشریف لے گئے دوسرے دن صبح کی نماز کے بعد پھر مجھے یاد فرمایا۔ کچھ خانگی امور کی نسبت دریافت فرماتے رہے۔ پھر آپ نے فرمایا۔ آج رات ہمیں الہام ہوا ہے واصنع الفُلک باعیننا۔ یعنی تو ہماری آنکھوں کے سامنے ایک کشتی بنا۔ جو کوئی اس کشتی میں سوار ہو گا۔ وہ اس طوفانِ ضلالت سے جو دُنیا پر آرہا ہے بچ جائے گا۔

(۵) اپریل ۱۸۸۹ء سے اپریل ۱۸۹۲ء تک خاکسار انجمن حمایت اسلام لاہور کا مہتمم کتب خانہ رہا۔ حضور علیہ السلام کا مضمون "ایک عیسائی کے تین سوالوں کا جواب" میرے ہی اہتمام سے چھپایا گیا۔ ایک دن حسب معمول میں انجمن کے کتب خانہ میں گیا اُن دنوں رسالہ "فتح اسلام" چھپ چکا تھا۔ اس کی ایک کاپی انجمن کے دفتر میں بھی پہونچی۔ بہت سے مولوی صاحبان جن میں سے اکثر اہلحدیث تھے۔ اس کو پڑھتے اور نہایت تعجب سے کہتے۔ کہ جو کچھ مرزا صاحب نے اس رسالہ میں لکھا ہے۔ اس کو کوئی بھی نہیں مانے گا۔ مگر ویسے یہ رسالہ بھی لاجواب ہے۔ اس کا کوئی جواب نہیں۔ اس کے بعد رسالہ "توضیح مرام" بھی میری نظر سے گزرا۔ ان دونوں رسالوں کے شائع ہونے کے بعد ہندوستان میں ایک طوفان برپا ہو گیا۔ اور ہر طرف سے مولوی صاحبان نے کُفر کے فتوے تیار کئے۔ یہاں تک کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو قادیان میں ایک جلسہ کرنے کی ضرورت محسوس ہُوئی۔ مجھے بھی ایک کارڈ پہونچا مگر میں نے بعض خانگی امور کی وجہ سے حاضر خدمت ہونے سے معذرت لکھ بھیجی مگر اسی ہفتہ کے اندر دُوسرا کارڈ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی طرف سے پہونچا جس کا مضمون یہ تھا۔ کہ دسمبر کی تعطیلات پر آپ ضرور قادیان تشریف لائیں۔ اور خدا تعالےٰ سے دُعا کریں۔ کہ وہ آپ کو اپنے جذب خاص سے اپنی طرف کھینچ لے۔ چنانچہ ۲۷ دسمبر ۱۸۹۱ء کے جلسہ میں جس میں حاضرین کی تعداد اسّی ۸۰ کے قریب تھی۔ میں بھی شریک ہوا۔ اور دن کے دس بجے کے قریب چائے پینے کے بعد ارشاد ہوا۔ کہ سب دوست بڑی مسجد میں جو اب مسجد اقصیٰ کے نام سے مشہور ہے۔ تشریف لے جائیں حسب الحکم سب کے ساتھ میں بھی وہاں پہونچ گیا۔ زہے قسمت کہ میرے لئے قاسم ازل نے اس برگزیدہ بندہ کی جماعت میں داخل ہونے کا یہی دن مقرر کر رکھا تھا۔ اس وقت مسجد اتنی وسیع نہ تھی۔ جیسی کہ آج نظر آتی ہے۔ سب کے بعد حضرت اقدس تشریف لائے۔ اور مولوی عبد الکریم صاحب رضی اللہ تعالےٰ عنہ کو "آسمانی فیصلہ" سُنانے کے لئے ارشاد فرمایا۔ لیکن میرے لئے یہ سماں حیرت کا مقام تھا۔ کیونکہ میں نے جب حضرت اقدس کے روئے مبارک اور لباس کی طرف دیکھا۔ تو حضور کا اُس وقت بعینہٖ وُہی حلیہ تھا۔ اور وُہی لباس تھا۔ جس کو میں نے بایّام طالب علمی عالم میں خواب میں دیکھا تھا۔ حاضرین جلسہ تو بڑی توجہ سے "آسمانی فیصلہ" کے سُننے میں مشغول تھے۔ اور میں اپنے دل کے خیالات میں مستغرق تھا۔ اور فیصلہ کر رہا تھا۔ کہ یہ تو وُہی نورانی صُورت ہے۔ جس کو طالب علمی کے زمانہ میں خواب کے عالم میں دیکھا تھا۔

اس کے بعد جلسہ برخاست ہُوا۔ اور ہر ایک حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے مصافحہ کرتا اور رخصت ہوتا۔ میں نے عمداً سب سے پیچھے مصافحہ کیا۔ اور عرض کی۔ کہ میرے لئے کیا حکم ہے۔ کیونکہ میں نے ایک اور شخص کی بیعت کی ہُوئی ہے۔ حضور علیہ السلام نے فرمایا۔ آپ کی بیعت نُورٌ علیٰ نُور ہو گی۔ بشرطیکہ وُہ شخص نیک ہے۔ ورنہ وُہ بیعت فسخ ہو جائے گی۔ اور ہماری بیعت رہ جائے گی۔

(۶) میرے سب سے پہلے پیر سید عزیز الدین صاحب تھے۔ جو چاروں سلسلوں کی بیعت لے سکتے تھے۔ میں ان کی خدمت میں حاضر ہوا۔ وہاں اس وقت ایک ضلع راولپنڈی کے رئیس راجہ احمد خان گکھڑ بھی موجود تھے۔ ان کے پڑدادا راجہ مقرب خان۔ اور میرے پڑدادا راجہ محمود خان اکٹھے ہی ہندؤوں سے مسلمان ہُوئے تھے۔ اور سید صاحب کے جد امجد سید شہاب الدین کے مرید تھے۔ سید صاحب کے قریباً تمام کشمیر اور راولپنڈی کے مسلمان مرید تھے۔ جب میں سید صاحب کی خدمت میں حاضر ہُوا۔ تو اس مجلس میں آپ نے فرمایا۔ کہ مجھے کشف میں بتایا گیا ہے۔ کہ مرزا صاحب سچے ہیں۔ اور آپ نے کُفر کا فتوے لگانے والوں کی تردید کی۔ اور فرمایا۔ کہ میں کشمیر ایک ضروری کام کے لئے جا رہا ہوں۔ واپس آنے پر میں بھی قبول کروں گا۔ مگر افسوس کہ زندگی نے وفا نہ کی۔ اور آپ فوت ہو گئے۔ اور بقول حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام میری بیعت نُورٌ علیٰ نور ہو گئی۔

حضرت مسیح موعودؑ کی حیاتِ طیّبہ کے مقدس لمحات

اور

قرآن کریم کا ایک بیان کردہ اصل

(۲)

حضرت مرزا غلام مرتضےٰ صاحب کی وفات

۱۸۷۶ء میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے والد ماجد حضرت مرزا غلام مرتضےٰ صاحب کی وفات ہوگئی۔ جس دن آپ کے والد صاحب کی وفات ہوئی تھی اسی دن آپکو خداتعالےٰ کی طرف سے الہاماً بتایا گیا۔ کہ آج شام کے قریب آپ کے والد کا انتقال ہوجائے گا۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنی کتب میں تحریر فرمایا ہے۔ کہ جب آپ کو یہ خبر ملی۔ تو بمقتضائے بشریت آپ کو سخت رنج پہونچا۔ اور دل میں خیال گزرا۔ کہ ان کی وفات کے بعد معاش کی کیا صورت ہوگی۔ یہ خیال پیدا ہی ہُوا تھا کہ معاً اللہ تعالےٰ کی طرف سے الہام ہُوا الیس اللہ بکاف عبدہ۔ یعنی کیا خدا اپنے بندہ کے لئے کافی نہیں۔ آپ نے اسی وقت سمجھ لیا۔ کہ اللہ تعالےٰ مجھے ضائع نہیں کرے گا۔

الہاماتِ الٰہیہ کی کثرت

حضرت مرزا غلام مرتضےٰ صاحب مرحوم کی زندگی میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی زندگی بالکل پرائیویٹ رنگ رکھتی تھی۔ مگر اس کے بعد خداتعالےٰ آپ کو کشاں کشاں زاویۂ گمنامی سے نکال کر شہرت کے میدان میں لانے لگا۔ اور کثرت کے ساتھ مکالمات الٰہیہ کا سلسلہ شروع ہوگیا۔ آپ فرماتے ہیں:۔

"میری زندگی قریب قریب چالیس برس کے زیرِ سایہ والد بزرگوار کے گزری۔ ایک طرف ان کا دنیا سے اٹھایا جانا تھا۔ اور ایک طرف زور شور سے سلسلہ مکالمات الٰہیہ کا مجھ سے شروع ہوا۔ میں کچھ بیان نہیں کرسکتا۔ کہ میرا کونسا عمل تھا۔ جس کی وجہ سے یہ عنایت میرے شامل حال ہوئی۔ صرف اپنے اندر یہ احساس کرتا ہوں۔ کہ فطرتاً میرے دل کو خداتعالےٰ کی طرف وفاداری کے ساتھ ایک کشش ہے۔ جو کسی چیز کے رُکنے سے رک نہیں سکتی۔ سو یہ اس کی عنایت ہے"۔

مذاہب باطلہ کا پُرزور مقابلہ

حقیقت یہ ہے کہ اب وہ زمانہ قریب آتا جارہا تھا۔ جبکہ آپ دنیا میں ایک مامور کی حیثیت میں آنے والے تھے چنانچہ اللہ تعالےٰ نے ایسے سامان پیدا کردیئے کہ آپ کو پبلک زندگی میں آنا پڑا۔ اور اسلام کی طرف سے دشمن کے حملوں کا دفاع کرنا پڑا۔ ان ایام میں پنڈت دیانند صاحب کی تحریک سے متاثر ہوکر ہندوؤں میں آریہ سماج کے نام سے ایک نئی پارٹی قائم ہوئی تھی جس نے اسلام کے مقابلہ میں زبردست محاذ قائم کرلیا۔ دوسری طرف پادریوں نے سر اٹھانا شروع کردیا۔ تیسری طرف برہمو سماج کی تحریک ان دنوں زوروں پر تھی۔ اور چوتھی طرف دہریت کی زہر قلوب میں سرائت کرتی جارہی تھی۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ان تمام خطرات کے مقابلہ میں جو اسلام کے روشن چہرہ کو داغدار کر رہے تھے۔ ایک عظیم الشان کتاب تصنیف فرمائی جو براہین احمدیہ کے نام سے موسوم ہے۔ یہ تصنیف جس کے چار حصے ۱۸۸۰ء سے ۱۸۸۴ء تک شائع ہوئے ہیں۔ ابھی مکمل نہیں ہوئی تھی۔ کہ اللہ تعالےٰ نے آپ کو بذریعہ الہام خبر دی کہ آپ کو اس زمانہ میں خداتعالےٰ کی طرف سے مامور مقرر کیا گیا ہے۔ لیکن چونکہ ابھی تک آپ کو بیعت لینے کا حکم نہ تھا۔ اس لئے اس کے بعد بھی آپ کچھ عرصہ تک عام رنگ میں اسلام کی خدمت کرتے رہے۔ اور کسی باقاعدہ جماعت کی بنیاد آپ نے نہ رکھی۔ البتہ اپنے ماموریت کے دعوے کو ایک اشتہار کے ذریعہ نہ صرف ہندوستان کے مختلف حصوں میں بلکہ بیرونی ممالک میں بھی کثرت کے ساتھ پہونچا دیا۔ اور دُنیا بھر کے بادشاہوں اور مذہبی لیڈروں کو بھی یہ اشتہار بھجوا دیا۔ اور تمام اہل مذاہب کو دعوت دی۔ کہ اگر اسلام کے متعلق انہیں کوئی شبہ ہو تو میرے پاس آکر یا مجھ سے خط و کتابت کرکے تسلی کرلے۔ اس کے بعد الہامات کا سلسلہ زیادہ کثرت کے ساتھ جاری ہوگیا۔ جن کو آپ ساتھ ساتھ براہین احمدیہ میں بھی درج فرماتے گئے۔ یہ الہامات عظیم الشان پیشگوئیوں پر مشتمل تھے۔ جو بعد کے زمانہ میں حیرت انگیز رنگ میں پوری ہوئیں۔

۱۸۸۵ء میں اللہ تعالےٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تائید میں شہب ثاقبہ کا نشان ظاہر کیا۔ یعنی ۲۷ اور ۲۸ نومبر ۱۸۸۵ء کی درمیانی رات اس کثرت کے ساتھ ستارے ٹوٹے کہ گویا ستاروں کی بارشیں ہورہی تھیں۔ اس نشان میں اس امر کی طرف اشارہ تھا۔ کہ شیطانی فوجوں پر خدا کی فوجیں حملہ کرنے کے لئے تیار ہیں۔ اور زمین کی اصلاح کے لئے آسمان میں حرکت پیدا ہورہی ہے۔

سفر ہوشیارپور

۱۸۸۶ء کے شروع میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام خدائی منشاء کے ماتحت ہوشیارپور تشریف لے گئے۔ جہاں آپ نے چالیس دن ایک علیحدہ مکان میں جو آبادی سے کسی قدر دُور تھا عبادت اور ذکر الٰہی میں اپنا وقت گزارا۔ انہی ایام میں مصلح موعود کے متعلق آپ پر کثرت سے الہامات نازل ہوئے۔ اور بتایا گیا۔ کہ اس کے ذریعہ دین کو خاص ترقی حاصل ہوگی ۱۸۸۸ء کے آخر میں آپ نے خداتعالےٰ سے حکم پاکر بیعت لینے کا اعلان فرمایا۔ اور پہلے دن کی بیعت میں جو مارچ ۱۸۸۹ء میں بمقام لدھیانہ ہوئی چالیس افراد نے آپ کے ہاتھ پر بیعت کی۔ اس ابتدائی بیعت کے وقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا دعوےٰ صرف مجدد ہونے کا تھا۔ لیکن ۱۸۹۰ء کے آخر میں اللہ تعالےٰ نے آپ پر الہاماً ظاہر کیا۔ کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام وفات پاچکے ہیں۔ اور ان کی جگہ جس مسیح کے آنے کا وعدہ دیا گیا تھا وہ تو ہی ہے۔

کفر کے فتوے

اس عظیم الشان انکشاف پر آپ نے ۱۸۹۱ء کے شروع میں رسالوں اور اشتہاروں کے ذریعہ اپنے اس دعویٰ کا اعلان کیا۔ جس پر مسلمانوں اور عیسائیوں میں ایک طوفان برپا ہوگیا اور مُلک کے ایک سرے سے لے کر دوسرے سرے تک آپ کی مخالفت ہونے لگی۔ آپ نے یہ بھی اعلان کیا کہ مسلمانوں میں خونی مہدی کی آمد کا جو عقیدہ پھیلا ہُوا ہے۔ یہ سراسر غلط اور بے بنیاد ہے آپ نے یہ بھی ثابت کیا۔ کہ مہدی اور مسیح دو الگ وجود نہیں بلکہ ایک ہی شخص کی دو مختلف حیثیتوں کی وجہ سے اُسے یہ نام دیا گیا ہے۔ اس پر تمام علماء نے آپ پر کفر کا فتوےٰ لگادیا۔ اور اعلان کیا۔ کہ حضرت مرزا صاحب کے متبعین کے ساتھ کلام سلام اور ہر قسم کا تعلق ناجائز ہے۔ حتےٰ کہ مسلمانوں کے قبرستان میں بھی انہیں دفن کرنے کی اجازت نہیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ان گالیوں کو حوالہ بخدا کرتے ہوئے مخالفین کے ہر اعتراض کا جواب دیا۔ اور اشتہاروں۔ رسالوں اور کتابوں کے ذریعہ دشمن کے قلعوں پر ایسی گولہ باری کی۔ کہ اُسے میدان مقابلہ میں ٹھہرنے کی ہمت نہ رہی۔

صداقت کا بہت بڑا ثبوت

ان مختصر حالات کو اپنے سامنے رکھتے ہوئے کون شخص ہے جو یہ کہہ سکے۔ کہ آپکی ابتدائی چالیس سالہ زندگی پاکیزہ نہیں تھی۔ مولوی محمد حسین بٹالوی ایسے اشد معاند سلسلہ نے بھی آپ کی ابتدائی چالیس سالہ حیات پر تبصرہ کرتے ہوئے آپکو اسلام کا بے نظیر خادم قرار دیا ہے۔ پس جبکہ آپ کی ابتدائی زندگی ہر لحاظ سے پاکیزہ ہے۔ تو یقیناً آپ راستباز ثابت ہوئے کیونکہ قرآن کریم اسی معیار کو انبیاء کی صداقت کا ثبوت قرار دیتا ہے۔

مطالبہ حلف کے متعلق مولوی محمد علی صاحب کا غلط جواب

حضرت سیٹھ عبداللہ الہ دین صاحب نے جناب مولوی محمد علی صاحب کے لئے ایک فیصلہ کی راہ تجویز کی۔ اور وہ یہ کہ مولوی صاحب اپنے عقائد و مسلک کے متعلق یہ حلف مؤکد بعذاب اٹھائیں۔ کہ ان کا رویہ اور ان کے عقائد ۱۹۱۴ء تک وہی تھے جنکا وہ آج اظہار کر رہے ہیں ایسا کرنے پر ان کے لئے حضرت سیٹھ صاحب نے پہلے اور ان کی تقلید میں بعض دوسرے احباب نے بعد ازاں ہزار ہا روپیہ کا انعام بھی مقرر فرمایا۔ اس واضح اور صریح مطالبہ پر مولوی محمد علی صاحب نے چند دن خاموشی اختیار کرنے کے بعد دو باتیں لکھیں۔ اوّل یہ کہ قرآن و حدیث سے اس طریق کے مطالبہ کا حق ثابت کیا جائے دوم یہ کہ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز اقرار کریں۔ کہ اگر مولوی محمد علی صاحب ایک سال کے عرصہ میں عذاب میں مبتلا نہ ہوئے۔ تو میں اور میری ساری جماعت مولوی محمد علی صاحب کے ہاتھ پر بیعت کر لے گی۔ ان دونوں عذرات کا نہایت صحیح اور معقول جواب "الفضل" اور حضرت سیٹھ صاحب نے اپنے مضامین میں دے دیا ہے۔ میں بھی چاہتا ہوں کہ ان دونو عذرات کے متعلق کچھ عرض کروں۔

عذر اوّل کا ابطال حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اسوہ سے بھی ہوتا ہے۔ جیسا کہ "الفضل" میں لکھا جا چکا ہے۔ اور اس کے علاوہ خود قرآن کریم اخفاء حق کرنے والے اہل کتاب سے اس مطالبہ کے کرنے کا مومنوں کو حق دیتا ہے۔ اللہ تعالےٰ نے یہود کے ادعاء حقانیت کی تردید میں فرمایا ہے۔ کہ فتمنوا الموت ان کنتم صادقین (بقرہ ع ۱۲) اگر تم اس بیان میں سچے ہو تو خواہش موت کرو۔ یعنے مؤکد بعذاب حلف اٹھاؤ۔ یہ صورت ایک قسم کا مباہلہ ہے۔ خود مولوی محمد علی صاحب نے اس آیت کی تفسیر میں لکھا ہے:۔

"یہاں یہودیوں کو ایک قسم کے مباہلہ کے لئے بلایا۔ جیسا کہ حضرت ابن عباس سے مروی ہے۔ ادعوا بالموت علی ای الفریقین اکذب دعا کرو کہ جو فریق جھوٹا ہے اس کو موت آجائے۔ اگر تم مقبولان بارگاہ الٰہی ہو۔ جیسا کہ تمہارا دعوےٰ ہے۔ تو خدا تعالےٰ تمہاری دعا کو قبول کرے گا۔ اگلی آیت میں بتا دیا۔ کہ اپنی بدعملیوں کی وجہ سے وہ ایسی دعا کی کبھی جرأت نہ کریں گے۔ بعض نے موت کی آرزو کرنے سے اپنی ہی موت کی آرزو مراد لی ہے۔ اس صورت میں مطلب یہ ہوگا۔ کہ مومن موت سے خائف نہیں ہوتا مگر تم موت سے خائف ہو۔"

(بیان القرآن ص ۹۲ و ص ۹۳)

مفسرین نے آیت مذکورہ بالا کے معانی میں اختلاف کیا ہے۔ لیکن اس میں شبہ نہیں کہ زیر نظر صورت بھی اس آیت میں مراد لی گئی ہے۔ یہود کو اللہ تعالےٰ نے اس طریق سے ملزم کیا ہے۔ کیونکہ وہ اخفاء حق۔ تحریف کتاب۔ اور غلط کار ہونے کے باوجود اپنے اہل حق ہونے کا دعوےٰ کرتے تھے۔ اور اپنے آپ کو خدا کے مقرب قرار دیتے تھے۔ اللہ تعالےٰ نے فرمایا۔ کہ اگر تم ان صفات کے مالک ہو۔ تو مؤکد بعذاب حلف اٹھا کر خدا کی غیرت کو چیلنج کرو۔ اور تمنی بالموت کرو۔ مگر ساتھ ہی فرمایا کہ وہ ایسا نہ کریں گے۔ یہ ان کے جھوٹے ہونے کی دلیل ہے۔ قرآن مجید کا یہ معیار عقلی معیار ہے۔ عقلاً یہ صادقوں کی آزمائش کا طریق ہے۔ اسی لئے ہمارے نزدیک یہود کا یہ حق نہ تھا اور نہ ہے کہ کہیں تورات سے بتلاؤ۔ کہ کہاں یہ طریق لکھا ہے۔ ہم اس کے قائل نہیں۔ ان کا ایسا مطالبہ کرنا ہی قرآن مجید کے دعویٰ کو ثابت کر دے گا۔ اور ان کے جھوٹا ہونے پر مہر کر دے گا۔ اسی طرح مولوی محمد علی صاحب کا اس عقلی اور قرآنی معیار پر کئے گئے مطالبہ سے اعراض کرنا۔ ان کے باطل پرست ہونے پر کھلی دلیل ہے اگر وہ سچے اور اپنے عقائد میں سنجیدہ ہوتے۔ تو ان کو اپنے عقائد کی تصدیق اور دوام پر مؤکد بعذاب قسم کھانے سے گریز کا کیا سبب ہو سکتا تھا؟ اے کاش غیر مبایع اصحاب خشیت اللہ سے کام لیں

دوسرا عذر اور بھی حیرت زا ہے

انسان جب ایک قدم غلط اٹھا لیتا ہے تو دوسرا بھی اسی طرح غلط رکھ دیتا ہے۔ مولوی صاحب کہتے ہیں۔ کہ اگر میں مؤکد بعذاب حلف اٹھانے کے بعد ایک سال تک عذاب سے بچ گیا۔ تو ساری جماعت احمدیہ میری بیعت کر لے۔ حالانکہ ان کو بیعت لینے کا کسی طرح بھی حق نہیں نہ آج نہ آج سے ایک سال بعد۔ یہ ہم نہیں کہتے بلکہ خود ان کا مسلمہ ہے۔ انہیں یاد نہ ہوگا۔ مگر واقعہ یہ ہے۔ کہ خلافت ثانیہ سے روگردانی کا بڑا باعث بقول ان کے یہی تھا۔ کہ جماعت احمدیہ کے نزدیک خلیفہ کی بیعت سب کو کرنی چاہئے۔ مگر مولوی محمد علی صاحب کا عقیدہ تھا۔ یا کم از کم وہ اس کا اظہار کرتے تھے۔ کہ پرانے احمدیوں کے لئے نئے خلیفہ کی بیعت ضروری نہیں۔ غیر مبایعین کی طرف سے خلافت ثانیہ سے مصالحت کی شرط پیش کی گئی تھی کہ:۔

(۱) "پرانے احمدیوں کے لئے بیعت کی ضرورت نہ ہوگی" (پیغام صلح ۲ اپریل ۱۹۱۴ء)

(۲) "احمدیوں سے دوبارہ بیعت لینے کی ضرورت نہیں سمجھتے" (پیغام صلح ۲۴ مارچ ۱۹۱۴ء)

جب احمدیوں کو دوبارہ بیعت کرنے کی بقول مولوی محمد علی صاحب ضرورت ہی نہیں۔ تو وہ اس شرط کو اپنے حلف اٹھانے کے لئے کس طرح پیش کرتے ہیں۔ ان کا یہ عذر بھی ڈوبتے کو تنکے کا سہارا ہے۔ افسوس کہ اس عذر کے وقت جس طرح انہوں نے اپنے مسلمہ اصول کو سراسر نظر انداز کر دیا۔ وہاں یہ بھی نہیں بتایا۔ کہ اگر ایک سال کے مقررہ عرصہ میں آپ پر عذاب آگیا۔ تو جملہ غیر مبایعین خلیفہ برحق کے ہاتھ پر بیعت کرنے کا اقرار کرتے ہیں۔ مولوی صاحب کو چاہئے۔ کہ پہلے اس مرحلہ کو طے کریں۔ اور پھر اپنے عقیدہ کے مطابق مطالبہ کریں۔ ہاں اگر یہ عقیدہ بھی بدل گیا ہو تو تصریح فرما دیں۔ بہرحال ان حیلوں بہانوں سے حضرت سیٹھ صاحب کے مطالبہ کی حقانیت اور بھی عیاں ہو جاتی ہے۔

خاکسار۔ ابوالعطاء جالندھری

صاف دانت

سرور کائنات آنحضرت صلے اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم نے فرمایا:۔ لَوْلَا اَنْ اَشُقَّ عَلٰی اُمَّتِیْ لَاَمَرْتُھُمْ بِالسِّوَاکِ عِنْدَ کُلِّ الصَّلٰوۃِ۔ یعنے یہ کہ اگر امت محمدیہ پہ یہ بات بوجھ نہ بن جاتی۔ تو میں ہر مسلمان کو یہ حکم دیتا۔ کہ ہر نماز کے وقت مسواک کر لیا کرو۔ ہمارے حد درجہ حکیم اور پیارے مہربان نبیؐ نے (خدا کے ہزاروں ہزار درود اور سلام اس پہ ہوں) کس لطیف پیرایہ میں اپنی پاک خواہش کا اظہار فرمایا ہے۔ اور کس احسن طریق سے ہمیں اسطرف توجہ دلائی ہے۔ کہ ہم مسواک کو اپنے پہ لازم کریں۔ پس ہمارا بھی فرض ہے۔ کہ ہم اس محسن راہنماؐ کے اشارہ کو ہی سمجھ کر اس کے مخفی احکام کی پیروی کریں۔ اور مسواک کو اپنا شعار بنائیں۔ کہ اپنے مقدس نبیؐ کی خواہش کو پورا کرنے میں ہی ہماری کامیابی ہے۔ اے اللہ تو ہمیں ایسا کرنے کی توفیق عطا فرما۔ آمین۔

مہتمم شعبۂ خدمت خلق مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ

مجالس انصار اللہ توجہ فرمائیں

بیرونجات میں جس جس جگہ مجالس انصار اللہ قائم ہو چکی ہیں۔ ان کے زعماء صاحبان کی خدمت میں عرض ہے کہ وہ مطابق ہدایات جو مطبوعہ انکی خدمت میں بھیجی جا چکی ہیں۔ اپنی کارگذاری کی ماہوار رپورٹ ہر ماہ کی سات تاریخ تک صدر دفتر مرکزیہ انصار اللہ قادیان کو بھجواتے رہیں۔ اور جنکو مطبوعہ ہدایات ابھی تک نہ ملی ہوں۔ وہ صدر دفتر مرکزیہ انصار اللہ قادیان سے جلد منگوا کر کام شروع کر دیں

خاکسار شیر علی صدر مجلس مرکزیہ انصار اللہ

بندیلکھنڈ میں احمدی مبلغین کی تقریریں

ہمارا وفد ۱۴ اپریل کی صبح کو راٹھ کے جلسوں سے فارغ ہو کر مسکرا پہنچا۔ جو بندیلکھنڈ کا ایک مشہور مقام ہے۔ راٹھ سے بعض غیر احمدی اور غیر مسلم دوست بھی ہمارے ہمراہ آئے۔ شہر کے مسلمانوں کو جب ہماری آمد کا علم ہوا۔ تو ان کا وفد باجے کے ہمراہ لینے کے لئے آیا۔ شہر کے معززین نے ہمارے گلے میں ہار ڈالے۔ پھول برسائے اور خواہش ظاہر کی۔ کہ ہم شہر میں ان کے ہمراہ چلیں۔ چنانچہ جلوس کی شکل میں ہم ان کے ہمراہ شہر کی طرف چل دیئے۔ جلوس ڈاک بنگلہ سے روانہ ہوا۔ لوائے احمدیت اور مسلم لیگ کا جھنڈا سامنے لہرا رہا تھا۔ راستہ میں مختلف مقامات پر مسلمانان مسکرا ہار اور پھول لئے کھڑے تھے۔ شہر کے اندر داخل ہونے کے لئے خوبصورت دروازے دو رویہ جھنڈیاں اور کتبات لگے ہوئے تھے جونہی یہ جلوس دروازے میں داخل ہوا۔ نعرہ ہائے تکبیر بلند کئے گئے۔ اور چند معززین نے مبلغین سلسلہ عالیہ کے گلے میں ہار ڈالے۔ نماز ظہر کے بعد شہر کے سب انسپکٹر صاحب پولیس آئے۔ جن کے ہمراہ کچھ ہندو اور مسلمان تھے۔ سب انسپکٹر صاحب نے کہا۔ میرے ایک مسلمان دوست ہیں۔ جو اب عیسائی ہو چکے ہیں۔ انہوں نے ایک مضمون شائع کیا تھا۔ جس کے لئے ایک ماہ کا نوٹس دیا تھا کہ کوئی مذہب والا اس کا جواب دے۔ مگر انہیں کوئی جواب نہ ملا۔ مولوی عبدالمالک خانصاحب نے بائیبل کے حوالجات دکھا کر ثابت کیا۔ کہ مسیح علیہ السلام ہرگز سولی پر نہیں مرے اور نجات کے لئے کفارہ ایک غلط مسئلہ ہے۔ بلکہ حقیقی نجات آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی پیروی میں ہے۔ سب انسپکٹر صاحب و دیگر حاضرین بہت مسرور ہوئے۔ سب انسپکٹر صاحب نے کہا غیر مذاہب کے مقابلہ میں جو دلائل بانی سلسلہ احمدیہ نے بیان فرمائے ہیں۔ ان کا رد غیر مذاہب نہیں کر سکتے۔ گیانی صاحب نے بعض ہندو معززین سے جو ملاقات کرنے تشریف لائے تھے گفتگو کی۔ اور سلسلہ احمدیہ کے حالات و بانی سلسلہ احمدیہ کے دعویٰ سے انکو اطلاع دی۔ اور صداقت کے بعض دلائل پیش کئے۔ نیز بعض احمدی دوستوں کے سوالات کے جوابات دیئے۔ خاکسار نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صداقت پر پون گھنٹہ تک روشنی ڈالی۔ اور مختلف پہلوؤں سے آپ کے دعویٰ کی صداقت پیش کی۔ عشاء کی نماز کے بعد جلسہ شروع ہوا۔ صدر جناب ڈاکٹر راجہ رام صاحب تھے۔ مولوی عبدالمالک خانصاحب فاضل نے "احمدیت کا پیغام اقوام عالم کے نام" کے موضوع پر ایک گھنٹہ تقریر کی۔ آپ نے مختلف قوموں کے سامنے مدلل پیرایہ میں احمدیت کا پیغام پیش کیا۔ اور سیرۃ بانی سلسلہ احمدیہ اور سلسلہ کے نظام و عقائد کا بھی تذکرہ کیا۔ آپ نے آخر میں ایک پُرزور اپیل اس سلسلہ میں لوگوں کے سامنے پیش کی کہ وہ کتب سلسلہ کا مطالعہ کریں۔ اور آنے والے عذابوں اور مصائب سے بچنے کے لئے اس الٰہی سلسلہ میں شامل ہوں۔ پھر خاکسار نے "محسن اعظم" کے موضوع پر تقریر کی۔ جس میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے متعدد احسانات کا ذکر کیا۔ جو حضور نے اقوام عالم پر کئے۔ اسی سلسلہ میں خاکسار نے حاضرین پر یہ امر بھی روشن کیا کہ اس زمانہ میں ہم ان باتوں پر عمل کر کے ہی سُکھ کی زندگی بسر کر سکتے ہیں۔ ازاں بعد گیانی صاحب نے "صداقت اسلام" کے موضوع پر تقریر کرتے ہوئے غیر مذاہب کی کتب بالخصوص سکھ لٹریچر سے متعدد دلائل کے ذریعہ یہ ظاہر کیا کہ اسلام سچا مذہب ہے۔ تقاریر کے بعد صدر صاحب نے ہمارا شکریہ ادا کیا۔ اور بتایا کہ فی الحقیقت ہم نے اپنی تمام تر توجہات سیاسیات کی طرف پھیر دی ہیں۔ حالانکہ مذہب اور سچا مذہب ہم کو صحیح راستہ بتاتا ہے۔ چنانچہ آج کی تقریروں سے ہم پر واضح ہو گیا ہے کہ انسان پر تمام راستبازوں کی عظمت کرنا فرض ہے۔ اور یہ ایسا قدم ہے۔ کہ فی الحقیقت جس سے ہم محبت و اطمینان کی زندگی بسر کرنے کا سامان مہیا کر سکتے ہیں۔ ہماری طرف سے مولوی عبدالمالک صاحب نے تمام شہریوں کا شکریہ ادا کیا۔ اور بتایا کہ احمدی مبلغین نوع انسان کے خادم ہیں۔ اور احمدیت انسانیت کے مقام کو بلند و بالا اور اس کی رُوح کے اطمینان حاصل کرنے اور خدا سے تعلق پیدا کرنے کا ذریعہ ہے۔

جلسہ کے بعد خدا کے فضل سے تین افراد نے بیعت کی۔ اور قریباً چالیس ایسے اشخاص تھے۔ جنہوں نے ہمارے سامنے احمدیت کی سچائی کا اعتراف کیا۔ اور وعدہ کیا ہے کہ عنقریب وہ بیعت کر کے خوشنودیٔ خدا حاصل کرنے کے قابل ہو سکیں گے۔

۱۵ اپریل کی صبح کو جناب پھول خانصاحب نے جو ایک معزز اور بااثر آدمی ہیں پُرتکلف ناشتہ کی ضیافت کی۔ پھر انہوں نے خواہش ظاہر کی کہ ان کی مستورات احمدیت کے بارے میں کچھ سمجھنا چاہتی ہیں۔ چنانچہ اُن کی خواہش پر مولوی عبدالمالک خانصاحب نے نہایت عمدہ عام فہم طریق پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت پر تقریر فرمائی اور انکو نہایت عمدگی سے بتایا کہ آپکو قبول کرنا کیوں ضروری ہے۔ آپ نے جب مسلمانوں کی خستہ حالت اور پھر حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے آکر جو انقلاب پیدا کیا ہے کو بیان کیا تو حاضرین پر رقت طاری ہو گئی۔ اسکے بعد احمدی مستورات میں آپنے ایک مختصر تقریر کی جس میں ان کے فرائض کیطرف توجہ دلائی اسی دن ہم واپس ہمیرپور آگئے۔ (محمد عمر از کانپور)

سال رواں کے خاص ایّام تبلیغ

یوم سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ۲۹ مارچ گذر چکا ہے اب حسب ذیل ایام باقی ہیں۔ جن کے لئے احباب کو خصوصیت سے تیاری کرنی چاہیئے۔ (۱) یوم تبلیغ برائے غیر مسلم اصحاب ۲۴ مئی کو۔ (۲) یوم سیرۃ پیشوایان مذاہب ۱۸ اکتوبر کو۔ (۳) یوم تبلیغ برائے مسلم

نیکی اور تقویٰ کا معیار

فرمایا:۔ "انسان کی نیکی اور تقویٰ کا معیار یہ ہوتا ہے کہ جب اس سے غفلت ہو جائے یا بعض مجبوریوں کی وجہ سے کسی نیک تحریک میں حصہ نہ لے سکے۔ تو وہ نیکی کر اور بڑھا کر کرتا ہے۔ تا اس کی غلطی یا سستی کا کفارہ ہو جائے۔ پس اگر آپ معذوری سے پہلی فہرست میں شامل نہیں ہو سکے۔ تو آپ اللہ تعالیٰ کے حضور پہلی فہرست میں آجائیں گے۔ بشرطیکہ اب سستی سے کام نہ لیں۔" جو پہلی فہرست میں باوجود کوشش کے شامل نہیں ہو سکے۔ اگر وہ کوشش کر کے اب ادا کر لیں۔ تو ان کی یہ ادائیگی اللہ تعالیٰ کے حضور پہلی فہرست میں شمار ہونیوالوں میں ہو گی بشرطیکہ وہ چستی سے فوری اپنا چندہ ادا کر لیں یاد رہے۔"

سُرمہ ہو تو ایسا!

صرف کارخانہ ہی یہ نہیں کہتا کہ یہ سرمہ ضعف بصر۔ ککرے۔ جلن۔ پھولا۔ جالا۔ خارش چشم۔ پانی بہنا دُھند۔ غبار۔ پڑبال۔ ناخونہ۔ گوہانجنی۔ شبکوری (رتوند) ابتدائی موتیابند وغیرہ غرضیکہ جملہ امراض چشم کے لئے اکسیر ہے۔ بلکہ وہ ہستیاں جو اپنی رائے کا اظہار پورے اطمینان اور غور و خوض کے بعد کرتی ہیں۔ وہ بھی اس سرمہ کی غیر معمولی مداح ہیں۔ سچ ہے ؏ "مشک آں است کہ خود ببوید نہ کہ عطار بگوید"

جناب ڈپٹی کمشنر صاحب بہادر کی تصدیق

جناب سید بنیاد حسین صاحب آئی۔سی۔ایس ڈپٹی کمشنر بہادر مظفر گڑھ (پنجاب) تحریر فرماتے ہیں کہ "آپکا موتی سرمہ میں نے استعمال کیا۔ میری آنکھوں سے پانی جاتا تھا۔ اور خارش تھی ان عوارض کے لئے بہت ہی مفید ثابت ہوا۔ لہذا براہ کرم دو تولہ سرمہ اور بذریعہ وی۔پی ارسال فرماکر شکریہ کا موقعہ دیں۔"

جناب انسپکٹر جنرل صاحب بہادر پولیس کی رائے

جناب جی۔ ایل رائے صاحب بہادر انسپکٹر جنرل پولیس ریاست بیکانیر تحریر فرماتے ہیں کہ "میں آپکا موتی سرمہ دو سال سے استعمال کر رہا ہوں۔ درحقیقت یہ امراض چشم کیلئے بہت ہی مفید چیز ہے۔ جب بھی اس کا استعمال کیا۔ نمایاں فائدہ محسوس ہوا۔ مقوی البصر ہونے کے علاوہ دیگر امراض چشم مثلاً جلن۔ خارش چشم۔ ککرے جالا۔ پانی بہنا۔ پھولا۔ سُرخی۔ دُھند۔ پڑبال وغیرہ کے لئے بھی بہت مفید ہے۔ درحقیقت آپنے اس ایجاد سے خلق خدا پر بڑا احسان کیا ہے۔ مجھے قوی امید ہے کہ جو شخص بھی اس سرمہ کا استعمال کریگا۔ وہ اسکی خوبیوں کا معترف ہوئے بغیر نہیں رہیگا۔ براہ کرم بدیدن خط ہذا دو شیشی اور بذریعہ وی۔پی بھیجکر شکریہ کا موقعہ دیجئے۔"

قیمت فی تولہ دو روپے آٹھ آنے محصولڈاک علاوہ

پتہ ملنے کا:۔ **منیجر نور اینڈ سنز نور بلڈنگ قادیان (پنجاب)**

ایک خط سے اقتباس

جناب عبدالغفور صاحب ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ صاحب محکمہ نمک اپنے ایک تازہ خط میں تحریر فرماتے ہیں "ہمارے محکمہ نمک سانبھر جھیل کے جنرل منیجر صاحب بتقریب دورہ پچبدرہ تشریف لائے ہوئے تھے۔ اثناء گفتگو میں بعض ادویات کا ذکر چل پڑا۔ فرمانے لگے۔ خالص شہد۔ ست سلاجیت اور مصطگی کا ملنا بھی تو آجکل مشکل ہو رہا ہے۔ میں نے جواباً طبیہ عجائب گھر کی ادویات کا ذکر کیا اور کہا کہ ہمارے اس طبیہ عجائب گھر کے پروپرائیٹر صاحب نیکدل اور متقی انسان ہیں اور خالص ادویات کے رکھنے کا شوق ہے۔ میں خود اس عجائب گھر کو دیکھ چکا ہوں مجھے کامل یقین ہے کہ وہاں سے اشیاء خالص دستیاب ہونگی۔ تو فرمانے لگے۔ خدا پنج انگشت یکساں نکرد۔ دنیا میں ایماندار بھی ہوتے ہیں!" آپنے شہد۔ ست سلاجیت اور مصطگی اسی مقصد کے پیش نظر بطور نمونہ طلب فرمائی ہیں

پروپرائیٹر طبیہ عجائب گھر قادیان

احباب سے ضروری درخواست

"الفضل" مورخہ ۱۵، ۱۶ اپریل میں ان احباب کی فہرست شائع ہوئی ہے جن کا چندہ الفضل ختم ہو چکا ہے۔ یا ۲۰ مئی تک کسی تاریخ کو ختم ہوتا ہے۔ احباب سے درخواست ہے کہ وہ یکم مئی تک چندہ ارسال فرماویں یا وی پی روکنے کے متعلق اطلاع بھیجدیں۔ جن احباب کیطرف سے اس تاریخ تک چندہ وصول نہ ہوا۔ یا وی پی روکنے کی اطلاع نہ ملی۔ انکی خدمت میں یکم مئی کو وی پی ارسال کر دیئے جائینگے۔ (منیجر)

قابلِ فروخت مکان

ریلوے روڈ پر ایک نہایت باموقعہ مکان قابل فروخت ہے۔ اس مکان کا تعمیر شدہ رقبہ ساڑھے اٹھارہ سو مربعہ فٹ ہے۔ کل رقبہ ساڑھے بائیس مرلہ ہے۔ دوکانوں کیلئے اراضی افتادہ پڑی ہے۔ ریلوے روڈ پر قیمت فی مرلہ یکصد روپیہ ہوگئی ہے اور دن بدن بڑھ رہی ہے۔ اس لئے نہایت نفع مند سودا ہے۔ حاجتمند احباب حسب ذیل پتہ پر خط و کتابت کریں:

خان عبداللہ خاں آف مالیر کوٹلہ قادیان

الفضل کا خطبہ نمبر ڈیڑھ روپے میں

"الفضل" کے خطبہ نمبر کے ایک سو پرچے ڈیڑھ روپیہ فی پرچہ کے حساب سے جاری کرنے کے متعلق اعلان کیا جا چکا ہے۔ اب بہت تھوڑی گنجائش باقی رہ گئی ہے۔ لہذا مستحق اصحاب جلد توجہ فرماویں۔ احمدی احباب اپنے غیر احمدی اعزہ کے نام بھی اس قیمت پر خطبہ نمبر جاری کرا سکتے ہیں۔

(منیجر الفضل)

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

دہلی ۲۵ اپریل۔ برما کے ایک سرکاری اعلان میں کہا گیا ہے۔ کہ جاپانی فوجیں شان کی ریاستوں کی راہ سے شمالی برما کی طرف بڑھ رہی ہیں۔ اور اس محاذ پر پیشقدمی کر رہی ہیں۔ اس وقت جاپانی فوجیں برما میں تین اطراف سے بڑھ رہی ہیں سیتانگ کے محاذ پر زبردست لڑائی ہو رہی ہے۔ اور یہاں جاپانی کافی آگے بڑھ گئے ہیں۔ اور اگر وہ ہماری فوجوں کو مزید پیچھے دھکیلنے میں کامیاب ہو گئے۔ تو چینی فوجوں کا سلسلہ رسل و رسائل خطرہ میں پڑ جائے گا۔

لنڈن ۲۵ اپریل۔ انگلستان کی جنگی تیاروں کا ذکر کرتے ہوئے لارڈ بیور بروک نے کہا۔ کہ انگلستان میں ۱۴ اور ۶۴ سال کی درمیانی عمر کے مردوں کی کل تعداد تین کروڑ تیس لاکھ ہے۔ ان میں سے دو کروڑ جنگی خدمات کے لئے رجسٹر ہو چکے ہیں۔ باقی جنگ سے متعلقہ محکموں اور صنعتوں میں کام کر رہے ہیں۔ ۲۵ ہزار عورتیں بھی فوج میں بھرتی ہو چکی ہیں۔ اہل انگلستان عیش و عشرت کے سب سامان ترک کر چکے ہیں۔ انڈے بسکٹ اور لیموں دستر خوانوں سے اٹھا دیئے گئے ہیں۔ اب اس ملک میں کوئی سیب نظر نہ آئے گا۔ کپڑوں میں اب فیشن کی نمائش نہیں رہی۔ اسلحہ سازی کی رفتار کا ذکر کرتے ہوئے کہا۔ کہ اب ایک سال میں ہم ۳۵ ہزار مشین گنیں اور توپیں تیار کر رہے ہیں۔ دشمن کے دس ہزار ہوائی جہاز تباہ ہو چکے ہیں۔ اور ہمارے صرف پانچ ہزار۔

لنڈن ۲۵ اپریل۔ برطانی طیاروں نے گذشتہ شب بحیرہ بالٹک کی جرمن بندرگاہ راسٹاگ پر شدید بمباری کر کے اسے بالکل تباہ اور ناکارہ کر دیا۔ روس میں سامان جنگ وغیرہ پہنچانے کے لحاظ سے یہ بہت اہم بندرگاہ تھی۔

کلکتہ ۲۵ اپریل۔ مسٹر راج گوپال اچاریہ۔ اور مرکزی اسمبلی کے بعض دوسرے کانگرسی ممبروں نے جو ریزولیوشن پاس کیا تھا۔ اس نے کانگرسی لیڈروں کو سخت مضطرب کر دیا ہے۔ مولانا آزاد نے لکھا ہے۔ کہ میں تحقیقات کر رہا ہوں۔ اور اگر ضروری ہوا۔ تو اچاریہ جی کو کانگرس سے نکال دیا جائے گا۔

میلبورن ۲۵ اپریل۔ آسٹریلیا کے وزیر اعظم نے ایک بیان میں کہا۔ کہ اگرچہ جاپان نے وعدہ کیا تھا۔ کہ وہ جنیوا کنونشن کا احترام کرے گا۔ مگر اس نے ہماری زبردست جد و جہد کے باوجود ہمیں اطلاع نہیں دی کہ کس قدر آسٹریلین سپاہی اور شہری جاپانی قید میں ہیں۔ اس نے ایک بین الاقوامی ریڈ کراس ڈیلیگیٹ کو قیدیوں کے کیمپ میں جانے کی اجازت دینے سے بھی انکار کر دیا ملایا۔ ہانگ کانگ اور فلپائن میں اتحادیوں کے مفاد کی حفاظت کے لئے کسی غیر جانبدار طاقت کو مقرر کرنے کا اختیار بھی نہیں دیا گیا۔

دہلی ۲۵ اپریل حکومت ہند نے حکم دیا ہے۔ کہ ۲۵ اپریل سے ایک ماہ تک کوئی شخص موٹر گاڑیوں کے ٹائر اور ٹیوب فروخت نہیں کر سکتا۔

لنڈن ۲۵ اپریل۔ ملک معظم نے مارشل چیانگ کائی شیک کو سب سے بڑا برطانی اعزاز یعنی گرانڈ کراس آف آرڈر آف باتھ عطا کیا ہے۔

ماسکو ۲۵ اپریل۔ سوویٹ ہائی کمانڈ نے اعلان کیا ہے۔ کہ روسی گوریلا نوجوانوں نے سفید روس میں جوابی حملے کر کے جرمنوں کو پسپائی پر مجبور کر دیا ہے۔ کالینن کے محاذ پر جرمنوں کے جوابی حملہ کو بھی ناکام کر دیا گیا ہے۔

کلکتہ ۲۵ اپریل مسٹر روزویلٹ کے نمائندہ نے ہندوستانی مسئلہ کے حل کے متعلق جو بیان دیا تھا۔ اس پر اظہار رائے کرتے ہوئے صدر کانگرس نے امریکہ کے دوستانہ رویہ کی تعریف کی۔ اور کہا کہ ہندوستان کی آزادی کے سوال پر تو نہیں۔ البتہ ڈیفنس اور عارضی نیشنل گورنمنٹ کے مسائل کے متعلق کانگرس مسٹر روزویلٹ کو ثالث منظور کرنے کو تیار ہے۔

ماسکو ۲۵ اپریل۔ فن لینڈ کے محاذ پر روسی اور فنی فوجوں میں زبردست لڑائی ہو رہی ہے۔ روسی بہادر فنی مورچوں کو برابر توڑتے جا رہے ہیں۔ ایک اہم پہاڑی مورچہ پر قبضہ کر لیا گیا ہے۔

دہلی ۲۵ اپریل۔ ڈیفنس آف انڈیا ایکٹ میں ایک ترمیم کا اعلان کیا گیا ہے۔ جس کے رو سے مرکزی یا صوبائی حکومت تحفظ عامہ۔ قیام امن اور دفاع ملکی کے لئے جس پرائیویٹ جائیداد پر ضروری سمجھے گی قبضہ کر سکے گی۔ اس جائیداد کے مالکان کو معاوضہ دیا جائیگا

لاہور ۲۵ اپریل۔ محکمہ تار و ڈاک نے فیصلہ کیا ہے۔ کہ جو ٹیلیفون فوجی سرگرمیوں سے تعلق نہیں رکھتے۔ دفاع ملکی کے مفاد کے پیش نظر ان کو بند کر دیا جائے۔ ایک کمیٹی اس غرض سے مقرر کی گئی ہے کہ وہ رپورٹ کرے۔ کون کون سے فون ضروری ہیں۔ عوام سے اپیل کی گئی ہے۔ کہ جنگ میں مدد دینے کے لئے وہ رضاکارانہ طور پر اپنے کنکشن توڑ دالیں۔ جن لوگوں کے ہاں کنکشن ہے۔ انہیں چاہئے۔ کہ محکمہ ٹیلیفون کو مفصل اطلاع دیں۔ کہ انہیں کن اغراض کے لئے اس کی ضرورت ہے۔

دہلی ۲۵ اپریل۔ سر سکندر حیات خاں کو اعزازی طور پر لیفٹنٹ کرنل بنا دیا گیا ہے پہلے آپ میجر تھے۔

لنڈن ۲۵ اپریل مسٹر امیری وزیر ہند نے ایک تقریر میں کہا۔ کہ کرپس مشن برطانیہ کی نیک نیتی ثابت کرنے کے لئے بھیجا گیا تھا۔ اور ہندوستانی لیڈروں کے اس کی تجاویز کو نامنظور کرنے کی وجہ سے ہندوستان کی آزادی کے متعلق ہمارے پروگرام میں کوئی تبدیلی نہ ہو گی۔

لنڈن ۲۵ اپریل۔ رائل ایئر فورس کے جرمنی پر خوفناک حملوں نے جرمنی میں افراتفری پیدا کر دی ہے۔ اور اب روسی محاذ نیز لیبیا وغیرہ سے بہت سے ہوائی جہاز مقبوضہ فرانس میں منتقل کئے جا رہے ہیں۔ تا برطانی طیاروں کا مقابلہ کیا جا سکے۔

لنڈن ۲۵ اپریل۔ آج روز روشن میں برطانی اور امریکن طیاروں نے ہالینڈ اور فرانس کی بندرگاہوں پر حملے کئے۔ پانچ جرمن ہوائی جہاز برباد کئے گئے۔ اور ہالینڈ کی ایک بندرگاہ کو سخت نقصان پہنچایا گیا۔

اوٹاوہ ۲۵ اپریل۔ ایک سرکاری اعلان میں کہا گیا ہے۔ کہ کنیڈا میں عام فوجی بھرتی کا قانون نافذ کئے جانے کے متعلق آراء شماری کی جا رہی ہے۔ جس میں ۵۴ لاکھ نفوس رائے دیں گے۔

لنڈن ۲۵ اپریل۔ ایک سرکاری اعلان مظہر ہے۔ کہ دارالعوام۔ اور دارالامراء میں سر کرپس کے مشن پر بحث کی جائے گی۔ جس میں بہت سے ممبران حصہ لیں گے۔ مگر آراء شماری نہ ہو گی۔ بحث کے آغاز سے قبل سر کرپس اپنے مشن کے متعلق ایک بیان دیں گے۔

لاہور ۲۵ اپریل۔ سر سکندر حیات خاں صاحب نے ایک بیان میں کہا ہے۔ کہ ہندوستان کو جنگ کے بعد اپنی سیاسی منزل تک پہنچنے سے دنیا کی کوئی طاقت روک نہیں سکتی۔ امریکہ کی طرف سے ہندوستان کی طرف دوستی کا جو ہاتھ بڑھایا گیا ہے۔ ہمیں چاہئے کہ اسے مضبوطی سے تھام لیں آپ نے کرنل جانسن کی تقریر کا خیر مقدم کیا۔

واشنگٹن ۲۵ اپریل۔ ایک سرکاری اعلان میں کہا گیا ہے کہ لوزان اور منڈناؤ کے جزیرہ میں مزید جاپانی فوج اتر آئی ہے اتحادی فوج زبردست مزاحمت کر رہی ہے کریگی ڈور سے دشمن پر جوابی گولہ باری کی جا رہی ہے۔

قاہرہ ۲۵ اپریل۔ لیبیا میں موسم پھر خراب ہو گیا ہے۔ اور ریت کے سخت طوفان آ رہے ہیں۔ اس لئے جنگی سرگرمیوں میں رکاوٹ پیدا ہو گئی ہے۔

ماسکو ۲۵ اپریل۔ سوویٹ ہائی کمانڈ نے اعلان کیا ہے۔ کہ ۲۷ جون ۱۹۴۱ء سے مارچ ۱۹۴۲ء تک روس کے بحری بیڑے نے بحر شمالی اور بحیرہ بالٹک میں جرمنی کے ۸۵ جہاز غرق کئے ہیں۔ جن کا مجموعی وزن ۳۷۸۰۰۰ ٹن ہے۔

عبدالرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپایا۔ اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر غلام نبی